السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قرآن کی صرف تلاوت ہی کی جا سکتی ہے یا اسے غوروفکر کے نقطۂ نظر سے عام کتاب کی طرح خاموشی سے بھی پڑھا جا سکتا ہے کہ آدمی کے ہونٹ نہ ہلیں۔ اکثر خواہش پیدا ہوتی ہے کہ قرآن کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے دوسری کتابوں کی طرح خاموشی سے بار بار پڑھا جائے کہ الفاظ کے معنی بھی سمجھ میں آئیں۔ میری عادت ہے کہ اونچی آواز سے یا لب ہلا کر پڑھنے سے سمجھ نہیں آتی۔ اور فقرے (آیات) ذہن نشین نہیں ہوتے۔ ازراہِ کرم تفصیل سے روشنی ڈالیں۔ (احمد فیاض۔ گوجرانوالہ) (۲۴ دسمبر ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی تلاوت بہ آوازِ بلند اور آہستہ دونوں طرح درست ہے۔ لیکن آہستہ سے مراد یہ نہیں کہ ہونٹ بھی ہلنے نہ پائیں۔ بلکہ آہستہ کم از کم اتنا ہونا چاہیے کہ قراءة آدمی کے دونوں کانوں کو سنائی دے اور دل اس کو یاد کرے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

(فَاقْرَأْ قِرَاءَةً تُسْمِعُهَا أُذُنَيْكَ وَيُوعِهَا قَلْبَكَ) (فتح الباری: ۸۹/۹)

پھر قراءت کے اوصاف میں سے ترتیل، ترجیع، حسن صوت اور مد قراءت وغیرہ ہے۔ ان اشیاء کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسان اپنے ہونٹوں کو حرکت میں نہ لائے۔ ان صفات کے اثبات کے لیے امام بخاری علیہ السلام نے اپنی ''صحیح'' میں متعدد ابواب قائم کیے ہیں۔ کوشش کریں کہ بوقت تِلاوت ہونٹوں میں حرکت پیدا ہو۔ عادت بن گئی تو آسانی سے یاد بھی ہو جائے گا اور معنی و مفہوم کو سمجھنے کے لیے غوروتدبر ہی مطلوب ہے۔ جس کی کوئی سی صورت بن سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب اللباس: صفحہ: 533

محدث فتویٰ